مسدس

مولفہ مولوی سید وجیہ الحسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسدس

مصنفہ جناب مولوی سید وصی الحسن صاحب تائب مدرس پوسی مختار ڈوزن ستی پو ضلع دربھنگہ پسر جناب مولوی حکیم سید محمد شہید حسن صاحب

کس منہ سے شکر تیرا یا رب ادا کرین ہم — ہی عام تیری رحمت ہی ذات تیری اکرم
سامان مغفرت کے ہین آج سب فراہم — پھولے نہین سماتے ہم پیرہن مین اس دم
مجمع مین عالمون کے ہم نظم پڑھ رہے ہین
معراج مغفرت پر گویا کہ چڑھ رہے ہین

اللہ رے میری قسمت اللہ رے مقدر — اسوقت رحمت حق سایہ فگن ہے مجھ پر
اس بزم مین کہ جس سے ممکن نہین ہے بہتر — طبع رسا کا اپنی دکھلا رہا ہون جوہر
دنیا کا یا کہ عقبیٰ کا غم کوئی نہین ہے
ہان مجھسا خوش مقدر اسدم کوئی نہین ہے

شکلین یہ نور کی ہین جلسہ یہ نور کا ہے — جلوہ وہ ہی کہ نقشا آنکھون مین طور کا ہے
منظر یہ مجمع غلمان و حور کا ہے — مقبول کیون نہین ہر کس رب غفور کا ہے
صوفی ہین متقی ہین عارف ہین مولوی ہین
جتنے ہین پاک بندے اس بزم مین سبھی ہین

انکی ہدایتون کا احسان جہان پر ہے — پیر و جوان و کودک ہر ایک بہرہ ور ہے
یہ وہ ہین جن سے سب کو تمیز خیر و شر ہے — کل جو کہ بے خبر تھا وہ آج باخبر ہے
قائم ہے دین احمد انکے ہی دم قدم سے
ہوتے نہ یہ تو رخصت اسلام بھی تھا ہم سے

ہوتے نہ یہ تو ایمان کیونکر نصیب ہوتا — راضی نہ ہم سے رب یا رب کا حبیب ہوتا
انکے بغیر نقشا پھر تو عجیب ہوتا — جنت بعید ہوتی دوزخ قریب ہوتا
احسان ایک عالم پر اس گروہ کا ہے
لاکھون کو ڈوبنے سے اسنے بچا لیا ہے

دربھنگہ والو خوش ہو تقدیر ہی تمھاری — اب ٹھیک ہوتی جاتی تدبیر ہے تمھاری
اعزاز سے بدلتی تحقیر ہے تمھاری — بہزاد کھینچے اب وہ تصویر ہے تمھاری
مجلس جو منعقد کی عالم بلائے تم نے
سچ تو یہ ہی کہ بگڑے دن اب بنائے تم نے

اچھا خیال سر میں تم لوگوں کے سمایا — اور سینکے عالموں کو دربھنگہ میں بلایا
افلاس کے گئے دن پلٹی تمہاری کایا — گھر میں تمہارے اوڑ کر آخر ہما ہی آیا

ہرگز نہ زندگی اب دو بھر تمہیں رہے گی
دولت جو دین کی ہے ملکر تمہیں رہے گی

فیض قدم سے انکے تو فائدے اوٹھاؤ — اکسیر خاک پا سے تم کیمیا بناؤ
بٹتی ہے دین کی دولت محتاج جو جلد آؤ — تاخیر سے مبادا ایسا نہ ہو نہ پاؤ

موقع یہ ہے غنیمت کام اپنے تم بنا لو
دیکھو نہ چوکو ہرگز لے پا سے سننے والو

فرماتے ہیں یہ جو کچھ دل میں اسے جگہ دو — ان کی نصیحتوں کو اچھی طرح گرہ دو
جو بات کہتے ہیں یہ ہرگز اسے نہ تہ دو — جو اس گھڑی نہیں ہیں ان سبکو بھی یہ کہہ دو

ہاتھوں میں ان بھوں کے کنجی نجات کی ہے
تعمیل فرض ہر اک پر ان کے بات کی ہے

مقصد ہے چونکہ ان کا اسلام کی حمایت — تعلیم علم دین کی کرتے ہیں یہ ہدایت
تمنے سنی روایت قرآن کی بھی آیت — پھر بھی نہو ہدایت تو حیف ہے نہایت

جو علم دین نجانے جانے گا کیا خدا کو
ملحد بنا رہے گا مانے گا کیا خدا کو

دنیا کمانے کھانے کو علم سیکھنا کیا — چندے مزے اوڑانے کو علم سیکھنا کیا
تھوڑا سا پیٹ پانے کو علم سیکھنا کیا — مخلوق کو دکھانے کو علم سیکھنا کیا

سیکھو وہ علم جس سے دین متین پا لو
وہ علم کیا کہ جس سے دو چار روز کھا لو

تعلیم علم دنیا بے علم دین گنہ ہے — بے دین مدرسہ تو ایمان کا قتل گہ ہے
اسکے اثر سے اکثر انسان کا دل سیہ ہے — طبقے کا طبقہ سارا بے علم دین تبہ ہے

انوار علم دین سے خالی ہے جسکا سینہ
ظلمات میں ہے اسکا گرداب میں سفینہ

واللہ رکھے دینی اک مدرسہ یہاں ہے — یہ قلعہ گھاٹ جو ہے اسکا وہیں مکان ہے
کہتے حمید یہ ہیں کیا نام دلستان ہے — لیکن جو خون رولائے وہ اسکی داستان ہے

یارو سنو جو دل سے اس داستان غم کو

یاد رہے گے خون چکان تم پر آب چشم نم کو

مکتب وہ جس مین پائے تعلیم ہر مسلمان — وہ مدرسہ جس مین ہو حفظ روز قرآن
وہ جا سکھائین جسمین بچون کو اصل ایمان — وہ گھر جہان مہیا ہو منفعت کا سامان

افسوس اک نظر کو ہم لوگون کی وہ ترسے
اور پھر کے ہم نہ دیکھین گذرین بھی جو ادھر سے

کیونکر نہ مدرسہ مین آجائے پھر تزلزل — جب اسکی مالی حالت مین صاف ہو تنزل
ہو خوف ہو نہ جائے وہ کشتۂ تغافل — غفلت یہی رہی تو اک روز اسکا ہے قتل

یونہین جو کس مپرسی مین وہ مکان رہے گا
باقی نہ اسکا پھر کچھ نام و نشان رہے گا

افلاس چھا گیا ہے افسوس گھر پر اسکے — سایہ فگن ہے نکبت دیوار و در پر اسکے
ہے قہر بار خرچ تعلیم سر پر اسکے — صدمے پہونچ رہے ہین قلب و جگر پر اسکے

وہ رونق کہان اب جو پیش و پس رہی ہے
صورت کے ملنے اسکی حسرت برس رہی ہے

اسلام کی حمیت لے بھائیو ہوئی کیا — وہ دین کی حمایت لے بھائیو ہوئی کیا
ہان انکی وہ ہمت لے بھائیو ہوئی کیا — فرمائیے تو غیرت لے بھائیو ہوئی کیا

افسوس مدرسہ اک اہل دول ہزارون
اسپر ہو دقتین پھر اسکی اٹل ہزارون

کس کام کی یہ دولت کس کام کا تمول — کس کام کی یہ ثروت کس کام کا تجمل
اوسنے دیا تو بنواؤ سب بے تامل — ہما فسر اندآرس چاہ و مساجد و پل

دنیا کے عیش و عشرت کی فکر آپ کو ہے
کچھ زاد راہ دین کی بھی فکر آپ کو ہے

دین محمدی پر لے جان دینے والو — ہمت کا اپنی صدقہ جیبون مین ہاتھ ڈالو
جینے کے تذکرہ پر گھر کا ذرا ستالو — از بہر مدرسہ جو موجود ہو نکالو

ہے کار خیر اس مین تاخیر بے محل کیا
خیرات ہی تو ہے یہ پھر اس مین آج کل کیا

ہان راہ دین مین یار و دولت نثار کر دو — اموال وقف راہ پروردگار کر دو
اونچو مدرسہ کا بیڑہ تو پار کر دو — پیسے نہ پاس ہون تو کپڑے اتار کر دو

جو کچھ خدا دلائے وہ آج دے کے جاؤ
اُسکے یہاں تو تحفہ نیکی کا لے کے جاؤ

اک دیکے پاؤگے جب بخشش سے دس تم
کیا دین کی دو چوگنی دیکھتے نہیں ہوس تم
ہر گز کرو نہ ایسے سودے میں پیش و پس تم
دو ہاتھ سے نہ موقع واللہ اس برس تم

نقصان نہیں تمہارا دو آج سیم و زر دو
ڈیوڑھا سوایا چھوڑو دہ گونہ نفع پر دو

کب تک سمع خراشی حضار کی کروں میں
کب تک یہ تیر باری اشعار کی کروں میں
تقریر یونہیں کبتک بیکار کی کروں میں
کبتک سپارش آخر نادار کی کروں میں

جو ہے یہاں وہ اس دم خود جوش میں بھرا ہے
چندہ کی بندہ ناحق تحریک کر رہا ہے

اے خالق دو عالم صدقہ میں مصطفیٰ کے
اے رازق کرم صدقہ میں انبیا کے
اے مالک معظم صدقہ میں مرتضیٰ کے
اے قادر مسلم صدقہ میں اصفیا کے

ہندوستان میں قائم اسلام کو تو رکھنا
عزت کے ساتھ باقی اس نام کو تو رکھنا

جبتک کہ دین احمد قائم ہے اس جہان میں
جبتک کہ مہر و ماہ و انجم ہیں آسمان میں
جبتک کہ نور ایمان ہے قلب مسلمان میں
جبتک حروف قرآن باقی رہیں قرآن میں

حاضر ہیں جتنے ہمدم قائم رہیں خدایا
دیندار و دین پرور دائم رہیں خدایا

جلسہ کے بانیوں پر جلسہ کے منتظم پر
اُس پر عطا کیا ہو جس نے کہ سیم یا زر
اُن پر شریک جلسہ جو کہ ہوئے ہیں آکر
اُس پر ہوئے ہوں جسنے مہمان کو اسکے گھر

رحم و کرم عنایت کی رکھ نظر خدایا
محفوظ ہر بلا سے رکھ اُن کا گھر خدایا

سائل کو بھی الٰہی سیلان دین عطا کر
دنیا میں بھی تو یارب رد اُسکی ہر بلا کر
مجنون اہلبیت و مفتون مصطفیٰ کر
اُسکی جو حاجتیں ہوں اُنکو بھی تو روا کر

ملوائے اُسکو یثرب میں حاجیوں سے یارب
مستغنی اُسکو کر دے محتاجیوں سے یارب

[illegible]

[illegible]